سوال

(18) حنفی یا شفاعی نہیں کہلاتا ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین کہ ایک شخص خدا، فرشتوں، تمام منزلہ کتابوں اور پیغمبروں اور قیامت پر یقین رکھتا ہے، شہادتین کا اقرار کرتا ہے، نماز روزے کا پابند ہے، حج اور زکوۃ اگر فرض ہوجائے تو ان کے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے، خدا کی رحمت کا امیدوار اور اس کے عذاب سے ترساں ہے، تمام بُرے کاموں سے پرہیز کرتا ہے، بزرگان دین، صحابہ و تابعین کو اپنا مقتدا جانتا ہے، غرضیکہ اہل سنت کے عقائد میں سے کسی میں کمی نہیں کرتا اور اپنی غلطیوں سے ہر وقت استغفار کرتا رہتا ہے۔ حتی المقدر نیک کام کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اپنے آپ کو حنفی یا شفاعی نہیں کہلاتا ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی اس کو کافر کہے تو اس کا اپنا حال کیا ہے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ایسے آدمی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو اپنے بھائی کو کافر کہے، تو اگر وہ واقعی کافر ہو، تو وہ کفر کا فتویٰ اس پر جاری ہوگا اور اگر وہ کافر نہ ہو تو کہنے والا خود کافر ہوجائے گا۔

اور یہ ظاہر بات ہے کہ اپنے آپ کو ائمہ مجتہدین میں سے کسی کی طرف منسوب نہ کرنا ایمان کے منافی نہیں ہے۔ کہ اس کے سبب سے آدمی کافر ہوجائے، مسلم الثبوت اول فقہ میں ایک نہایت بیش قیمت کتاب ہے اس میں مصنف نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ ''عراقی کہتے ہیں، اس بات پر اجماع منعقد ہوچکا ہے کہ جو بھی آدمی مسلمان ہو، اس کو حق ہے کہ ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک کی تقلید کرے اور صحابہ کا اس پر اجماع ہے کہ اگر کوئی آدمی ابوبکر و عمر امیر المؤمنین سے مسئلہ پوچھے تو اس کو یہ بھی حق ہے کہ ابوہریرہ اور معاذ بن جبل سے بھی مسئلہ پوچھ لے اور جس کے قول پر چاہے عمل کرے اور اگر کوئی اس کے برخلاف کہے تو وہ دلیل بیان کردے۔

ان دونوں اجماعوں خصوصاً دوسرے اجماع سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی آدمی کسی مجتہد کی طرف منسوب نہ ہو، تو وہ کافر نہیں ہوجاتا اور اگر کوئی اس کو کافر کہے تو اسے چاہیے کہ پہلے صحابہ اور تابعین پر کفر کا فتویٰ لگائے اگر کوئی یہ کہے کہ پہلے دونوں اجماع تیسرے اجماع سے منسوخ ہوگئے کیونکہ بعد میں اپنے آپ کو کسی مجتہد کی طرف منسوب کرنے پر اجماع ہوگیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تیسرا اجماع جس کا حوالہ دیا جارہا ہے کہاں ہے؟ روئے زمین پر اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور پھر علم اصول کا مسئلہ ہے کہ ''اجماع نہ ناسخ ہوتا ہے نہ منسوخ'' اگر بالفرض محال تیسرا اجماع ثابت بھی ہوجائے تو یہ فقہاء کا اصول باطل ہوجائے گا اور چونکہ اول ثابت ہے، لہٰذا یہ دعویٰ باطل ہے۔

اب یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس زمانہ میں دو گروہ پیدا ہوچکے ہیں کچھ تو ائمہ مجتہدین کو گالی وغیرہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو حنفی یا شافعی کہنا شراب نوشی اور زنا کاری سے بھی بڑا گناہ سمجھتے ہیں، خدا کی پناہ اور اپنے متعلق دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں ان کا جواب تو یہ ہے کہ حدیث پر عمل کرنا تو صحیح ہے لیکن ائمہ مجتہدین کو بُرے الفاظ سے

یاد کرنا بے دینی اور گمراہی ہے اور ان کے مقابل دوسرا گروہ ہے جو محدثین کے حق میں زبان درازی اور بے ادبی کرتے اور حدیث صحیح ثابت بھی ہوجائے تو بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور اگر کوئی ان کو سمجھانے کی کوشش کرے تو بھی نہیں سمجھتے ایسے لوگوں سے بھی خدا کی پناہ (نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ تشہد میں انگشت کے اشارہ کو خلاصہ کیدانی والے جیسے آدمی کے پیچھے لگ کر حرام کہہ دیتے ہیں، حالانکہ یہ حدیث صحیح سے بھی ثابت ہے اور امام ابوحنیفہ بھی اس کے قائل ہیں جیسا کہ امام محمد نے موطا میں اس کی تصریح کی ہے اگر کوئی ایسے لوگوں کو دلائل کی بنا پر سمجھانے کی کوشش کرے تو جاہل ہونے کے باوجود بھی ٹرٹر کرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ جاہلوں میں گو کچھ وقار رکھتے ہوں لیکن علماء کے نزدیک ذلیل و رسوا ہیں، ان کے جواب میں انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ دینا کافی ہے۔ مومن کو چاہیے کہ اعمال کو شریعت کی ترازو میں تولے اور کسی فاسق و فاجر کے فتویٰ کفر و فسق کی پرواہ نہ کرے۔ ایسے لوگوں کے فتوؤں سے کوئی آدمی کافر نہیں ہوجاتا۔

محمد حیدر علی ...... سید محمد نذیر حسین

[فتاوی نذیریہ]()

جلد01